مرزا غلام احمد

اور اس کی قادیانیت کا تعارف

مولانا محمد شفیق، ناظم مدرسہ دارالقرآن والحدیث بھریا روڈ، سندھ

مرزا قادیانی یا پاگل خانہ ؟

مرزا غلام احمد قادیانی کوئی مذہبی شخصیت نہیں تھی بلکہ ایک منفرد قسم کا بہروپیا اور مخبوط الحواس پاگل نما انسان تھا اس کی ذات ننگ اسلام ہی نہیں بلکہ ننگ انسانیت بھی تھی اور اک عجیب وغریب خصوصیات کا مالک انسان تھا۔ غیر تو غیر اپنے بھی اس کی حرکات سے حیرت زدہ تھے۔ اس کے بچپن اور جوانی کی چند باتیں ان کے اپنوں کی زبانی سنئے گا۔ ایک مرتبہ کسی محفل میں بیٹھے لوگوں نے مرزا کو چینی لینے کیلئے بھیجا تو اس نے بجائے شکر یا چینی کے اپنی جیب میں بھوسا یا نمک بھر لیا اور آتے ہوئے مزے مزے سے کھانا شروع کر دیا' حالت غیر ہو گئی' سانس رک گئی اور پچس جاری ہو گئے۔ (حوالہ سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۲۶)

ایک مرتبہ انہوں نے اپنی ماں سے روٹی مانگی تو انہوں نے جواب دیا سالن نہیں ہے لیکن مرزا ضد کرنے لگا تو ماں نے کہا چلو مٹی کھالو تو واقعی یہ دیوانہ مٹی پر روٹی رکھ کر کھانے لگا۔ ایک دفعہ سردیوں میں چمڑے کے موزے اور جوتے پہن رکھے تھے رات کو سونے کیلئے بستر پر گیا تو ایک جوتا اتارا تھا کہ نیند آگئی ساری رات ایسی حالت میں گزار دی صبح کو اٹھ کر ایک جوتے کی تلاش شروع کر دی خادم ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا اچانک ان مرزا صاحب کا ہاتھ اپنے جوتے والے پاؤں کو لگ گیا تو فوراً کہنے لگا "او ہو جوتا تو میرے پاؤں میں بھی موجود تھا۔"

ایک دفعہ کسی مجبوری سے خود کو مرغی ذبح کرنی پڑ گئی تو بجائے مرغی کے اپنی انگلی کاٹ ڈالی۔ ایک مرتبہ کھیلنے کے لئے اینٹ اٹھا کر جیب میں ڈال لی اور جب پسلی میں درد ہوا تو دیکھنے پر پتہ چلا کہ جیب میں تو اینٹ ہے۔ یہ دیوانہ کبھی جوتی الٹی پہن لیتا تو کبھی غلط۔ بیوی نے تنگ آکر جوتیوں پر نشان لگا دیئے تاکہ پتہ چل جائے کونسا پاؤں سیدھا ہے اور کونسا الٹا۔

یہ تو چند باتیں حضرت علیہ العنۃ کے معمولات زندگی تھے اب زرہ یہ بھی ملاحظہ فرما لیجئے کہ یہ مرزا بیماری ہاؤس بھی تھا' خود بیان کرتے ہیں کہ میں دائمی مریض ہوں مجھے ذیابیطس کی مرض ہے جس کی وجہ سے ساری رات بار بار پیشاب کرتا رہتا ہوں' دست اکثر مجھے لگے رہتے ہیں جس سے شلوار تک۔۔۔۔

سر کو چکر اور درد بھی اکثر رہتا ہے' ہیضہ کی بھی مجھے کافی شکایت رہتی ہے' الغرض کوئی شاید ایسی بیماری ہو گی جو ان کے جسم سے جدا رہنا گوارہ کرتی ہو۔ (حوالہ ضمیر الاربعین)

قادیانیت

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

یہ دین کامل ہے' تمدن اور تہذیب بدلتے رہتے ہیں لیکن اسلام کا پیغام ابدی ہے۔ حق وباطل کی جنگ شروع سے ہی چلی آ رہی ہے۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی تحریکیں چلی لیکن اپنی موت آپ مر گئیں۔ قادیانیت بھی انہی تحریکوں کا تسلسل ہے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں جگہ بنانے والی اس تحریک کا نام قادیانیت یا مرزائیت ہے۔ اسلام کے دینی نظام اور نظریہ حیات کے خلاف ازلی دشمنوں' دجالوں' کذابوں اور مرتدوں کی ناپاک جسارت کا نام قادیانیت ہے۔ یہ حق سے بغاوت' منافقت اور لادینیت پر بنی ایک فریبی جال ہے جبکہ اسلام ایک ایسا نظام زندگی ہے جسمیں نہ کسی کا شبہ ہے نہ کسی دجال نبی کی گنجائش۔ محمد ﷺ آخری پیغمبر ہیں یہ اسلام کو ماننے والے ہر مسلمان کا عقیدہ اور ایمان ہے۔

درحقیقت قادیانیت اسلام اور خصوصاً ملک عزیز پاکستان کے خلاف اٹھنے والی ایک ناپاک کوشش کا نام ہے جو ازل سے بنی ہے اسلام اور پاکستان دشمنی اس تحریک کا نقطہ آغاز ہے۔ قادیانی اپنی تحریر اور تقریر میں برملا پاکستان کے ختم ہونے اور مٹانے کے عہد کرتے

ہیں۔ کنونشن منعقدہ لندن میں تو یہاں تک کہا جاتا ہے کہ وہ وقت بہت قریب آچکا ہے جب ہم پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھیں گے اور صفحہ ہستی سے پاکستان کا نام تک مٹ جائے گا۔ (بحوالہ چٹان ۱۶ اگست ۸۴ء)

قادیانیوں کا تو اسلام اور پاکستان سے صرف سیاست کا ہی بلکہ عقیدے کا اختلاف بھی ہے۔ اسی لئے تو قادیانی پاکستان کو خدا کی مرضی کے خلاف حاصل کیا ہوا ایک خطہ تصور کرتے ہیں اور اسے ختم کرنا، توڑنا اور اس میں جنگ و جدل کرنا، فسادات کروانا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں، قادیانی اگر کوئی ان کا آدمی مر جائے اسے امانتاً پاکستان میں دفن کرتے ہیں کہ جب موقع ملے اسے اپنی بہشت میں دفنائیں گے۔

ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد مسٹر ظفر اللہ جیسا نامور وزیر خارجہ بنا دیا گیا جو بظاہر وزیر خارجہ تھا لیکن پس پردہ قادیانی مبلغ اور لیڈر تھا جس کے سیاہ کارناموں کا یہ نتیجہ تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان خون و خاک میں نہلا دیئے گئے۔ پھر یحیٰ خان کی حکومت میں اسی غلام احمد کا پوتا صدر مملکت کا مشیر بنا دیا جاتا ہے جس نے بنگالی مسلمانوں میں نفرت اور احساس محرومی کا بیج بویا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان دو لخت ہو گیا۔ سقوط ڈھاکہ جیسا عظیم واقعہ رونما ہوا اور پھر بالآخر محمدؐ عربی کے غلاموں کی محنتیں رنگ لائیں اور بھٹو کے دور میں ان قادیانی دجالوں کو مرتد اور کافر قرار دے دیا گیا۔ (الحمد للہ)

پھر مسلمانوں نے سمجھا کہ اب قادیانی اخلاق اور باضمیر ہونیکا ثبوت دیں گے اور اسلام اور پاکستان کے معاملات میں دخل نہیں دینگے لیکن مثل مشہور ہے کہ "کتے کی دم سو سال پائپ میں رکھی جائے آخر ٹیڑھی رہے گی۔"

قادیانیوں نے شیطان کی طرح اور منظم انداز میں کام شروع کر دیا۔ اب تو باقاعدہ قرآن مجید کی غلط تفاسیر اور سراسر جھوٹ پر مبنی مواد چھپوا کر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ وہ ربوہ جسے قانوناً چناب نگر کا نام دے دیا گیا تھا دوبارہ ربوہ قرار دیا جا رہا ہے۔ کلمہ طیبہ کی توہین کہ محمد رسول اللہ کی جگہ مسیح موعود کا اقرار کروایا جا رہا ہے، کمزور اور پسماندہ علاقوں کے مبلغین اسلام کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور یہ گندہ زہر صحافتی دنیا میں بھی بھر دیا گیا جو ان کے مضامین اور کالموں سے واضح ہونے لگا ہے۔

اگر ایسے ناپاک عزائم رکھنے والے لوگوں کو حکومت کھلی چھٹی دیتی ہے تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ حکومت خود یہ سب کچھ کروانا چاہتی ہے۔ شاید اسی لئے قانون میں ترمیم کرنے کی بات کر کے مسلمانوں کے جذبات کا اندازہ کیا جا رہا ہے۔

اگر واقعی ہی ایسے ارادے ہیں تو ان سب کو تاریخ سے سبق سیکھنا ہو گا۔ تاریخ پھر اپنے آپ کو دہرائے گی اور پھر محمد عربی کے غلام غازی علم الدین شہید کا پیغام لیکر نکلیں گے اور پھر دیکھنا کہیں انہیں چھپنے کی جگہ نہ ملے گی۔ مواد رزیلہ ضبط کر لیا جائے گا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بولنے والی زبان نکال دی جائے گی اور ایسے گندے الفاظ لکھنے والے ہاتھ اور قلم کاٹ دیئے جائیں گے۔ اسی لئے ہم عرض کریں گے۔

ابھی وقت ہے سمجھ جاؤ قادیانیو! ورنہ داستان تک نہ ہو گی تمہاری داستانوں میں

بقیہ:- اسلام اور مستشرقین

" لاتموتن الا وانتم مسلمون۔"

ہمیں اس میں قطعاً شک نہیں کہ اسلام اور اس کے دشمنوں کے درمیان پیہم لڑائیاں گزرے ہوئے معرکوں کی طرح ضرور انجام کو پہنچیں گی اور نتیجہ میں دشمنان اسلام کو شکست ہو گی اور ان کے ناپاک مقاصد بے نقاب ہو جائیں گے۔ اسلام کی بقاء ایک بلند ٹیلے کی طرح ہے۔ جس کی چوٹیوں پر ریت کے تودوں اور بگولوں کا پڑاؤ رہتا ہے۔ اس لئے کہ اسلام اور استشراق کا یہ معرکہ حق و باطل کا معرکہ ہے۔ نرم خوئی اور کینہ پروری کا معرکہ ہے۔ نور اور ظلمت کا معرکہ ہے۔ خیر و شر کے اس معرکے میں خدا کی اٹل سنت کے مطابق حق، علم، ترقی اور نور کا ہمیشہ ہمیشہ غلبہ ہوتا ہے۔ آج بھی ہم حق کی کاری ضرب کے ذریعہ باطل کو نیست و نابود کر سکتے ہیں۔

ڈویژن فیصل آباد کے تمام مدارس کے طلباء کے درمیان

مقابلہ حفظ القرآن

مورخہ 28 ستمبر 2000ء بروز جمعرات بعد از نماز ظہر

شرائط

(۱) بچہ مکمل قرآن کا حافظ ہو۔ (۲) عمر 16 سال تک ہو۔
(۳) عربی لہجہ یعنی اہل حجاز کے مطابق ہو۔
(۴) مہتمم مدرسہ/استاد محترم/پرنسپل سے حفظ و عمر کی تصدیق ہو۔

اصل مقابلہ سے 15 روز قبل سلیکشن کیلئے قابل ٹیسٹ ہو گا۔ جس میں امیدواران کا شریک ہونا لازمی ہو گا۔ مقابلہ میں شرکت کے لئے حتمی فیصلہ امیدواروں کے ٹیسٹ کے بعد ہو گا۔

نوٹ:- درخواست دینے کی آخری تاریخ 25 اگست

انعامات

I. ڈویژن میں اول آنے والے طلباء کے درمیان [illegible],000 روپے کے انعامات تقسیم کیے جائیں گے
II. ڈویژن میں دوم آنے والے طلباء کے درمیان 15,000 روپے کے انعامات تقسیم کیے جائیں گے
III. ڈویژن میں سوم آنے والے طلباء کے درمیان 10,000 روپے کے انعامات تقسیم کیے جائیں گے

رابطہ و معلومات کیلئے:- قاری عبد القیوم (مدرس مدرسہ ہٰذا) فون: 644647

منجانب:- جامع مسجد و مدرسۃ الفردوس 139 گلبرگ سی فیصل آباد